طواف کے نفلوں میں تاخیر کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

عمرہ کرنے والے نے طواف کی دو رکعتیں نہیں پڑھیں کیونکہ مکروہ وقت تھا اور عمرہ مکمل کرلیا، اس کے دو دن بعد دو رکعتیں حرم میں پڑھیں تو عمرہ ہوگیا یا دم لازم ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

طواف کے نوافل مؤخر کرنے میں دم لازم نہیں ہوتا، اور عمرے میں بھی کوئی خلل نہیں آتا، لہذا اگر باقی افعال عمرہ صحیح طرح ادا کئے تھے تو عمرہ ادا ہوگیا، البتہ! طواف کے نوافل میں بلا عذر تاخیر کرنا خلاف سنت و مکروہ ہے، لہذا چاہیے تو یہ تھا کہ جب مکروہ وقت ختم ہوگیا تھا تو اگر کوئی عذر نہیں تھا تو جلد از جلد نوافل ادا کرلیے جاتے، یہاں تک علمائے کرام نے فرمایا کہ: اگر عصر کے بعد طواف کیا تھا تو اب مغرب کے فرض پڑھنے کے بعد پہلے طواف کے نوافل پڑھے پھر مغرب کی سنتیں پڑھے، اور اگر کسی معقول عذر کی وجہ سے اتنی تاخیر ہوئی تو کوئی حرج نہیں اور اگر بلا عذر اتنی تاخیر کی تو خلاف سنت اور مکروہ ہوا لیکن تاخیر کے ساتھ نوافل ادا کرنے سے بھی نوافل ادا ہو گئے۔

منحۃ الخالق میں ہے "ولو صلاھا خارج الحرم ولو بعد الرجوع إلی وطنه جاز، ویکره والسنة الموالاة بینھا وبین الطواف" ترجمہ: اگر طواف کرنے والے نے اس نماز کو حرم سے باہر، اگرچہ وطن لوٹ جانے کے بعد ادا کیا تو بھی جائز ہے، لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے، سنت یہ ہے کہ طواف اور اس نماز کو پے در پے (درمیان میں وقفہ کیے بغیر) ادا کیا جائے۔ (بحر الرائق مع منحۃ الخالق، ج2، ص356، دار الکتاب الإسلامی)

لباب المناسک میں ہے "ولو ترک رکعتی الطواف لا شئی علیه ولا تسقطان عنه وعلیه ان یصلیهما و لو بعد سنین "ترجمہ: اگر کسی نے طواف کی دو رکعت ترک کر دیں، تو اس پر کچھ بھی لازم نہیں اور وہ رکعتیں ذمہ سے ساقط نہ ہوں گی اور اس پر لازم ہے کہ وہ دو رکعتیں پڑھے اگرچہ کئی سالوں بعد۔ (لباب المناسک، صفحہ 218، مطبوعہ بیروت)

درمختار وردالمحتار میں ہے "(ثم صلی شفعا) أی رکعتین (فی وقت مباح) قید للصلاۃ فقط فتکرہ فی وقت الکراھۃ بخلاف الطواف، والسنۃ الموالاۃ بینھما وبین الطواف، فیکرہ تأخیرھا عنه إلا فی وقت مکروہ ولو طاف بعد العصر یصلی المغرب، ثم رکعتی الطواف، ثم سنۃ المغرب "ترجمہ: پھر بعدِ طواف مباح وقت میں دو رکعت نماز پڑھے، مباح وقت کی قید صرف نماز کے متعلق ہے کہ نماز تو وقتِ کراہت میں مکروہ ہے نہ کہ طواف اور ان دو رکعتوں اور طواف کے درمیان موالات یعنی بعدِ طواف اس نماز کو فوراً ادا کرنا سنت ہے، لہٰذا طواف کے بعد اس نماز میں تاخیر کرنا مکروہ ہے، مگر یہ کہ مکروہ وقت ہو تو تاخیر مکروہ نہیں اور اگر کسی نے عصر کے بعد طواف کیا، تو وہ پہلے نماز مغرب پڑھ لے، پھر طواف کی یہ دو رکعتیں پڑھے، پھر مغرب کی سنتیں پڑھے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، ملتقطا، ج 02، ص 499، دار الفکر، بیروت)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3800

تاریخ اجراء: 08ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ/06مئی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net